نزار قبانی کی "شہرزاد" کی کہانی

أشرف عبد الشافي يحكي: حكاية "شهرزاد" نزار قباني التي أتقنت اللعبة

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عورت محبت کا کھیل تم جیسا نہیں کھیل سکی۔۔
اگر شہریار نزار قبانی کو جانتا ہوتا، تو اس نے یہ جملہ اس سے چرالیا ہوتا، اور شاید وہ ایک بلند پہاڑ پر کھڑا ہو کر سب کو اعلان کرتا کہ ایک لڑکی نے محبت کا کھیل بخوبی کھیلا ہے اور اس کے عقل کو جادوئی جنات کی دنیا میں لے گئی ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے، میں نے نزار سے چوری کی ہے، نہ کہ شہریار سے! پرانی یادوں کے آغوش میں کچھ چھوٹی نظمیں سو رہی ہیں جو میں نے نزار سے چرائیں تاکہ پرانی محبوباؤں کو راضی کر سکوں۔ جب بھی نزار کا ذکر آتا ہے، میں شرماتے ہوئے اور چپکے سے مسکراتا ہوں تاکہ کوئی میرے بچپن کی محبت کی جرائم کی باقیات نہ دیکھے۔ اس لیے اس کی نظمیں تقریباً یاد ہو چکی ہیں کیونکہ میں انہیں بار بار چرا کر اور مایوس محبوباؤں کو سناتا رہا ہوں۔ لیکن نزار خود ہمیشہ مجھ سے دور رہا، میں نے اسے ٹھیک سے نہیں جانا، جب تک میں بڑا نہ ہوا، میری آواز بھاری اور مزاج سنجیدہ نہ ہو گیا۔ تب میں نے اس کی کتاب "قصتی مع الشعر" پڑھی اور جانا کہ یہ شخص کتنا خوبصورت اور دلکش ہے۔ میں نے جانا کہ اس نے کتنی حسیناؤں کے درمیان گزرا وقت بتایا اور بات کرنے کا مزہ، اس کی خوشبو، اور اس کا صحیح وقت سیکھا۔ کتنی "شہرزادیں" اس کے باغ سے گزریں، اور وہ بچپن میں کتنا اذیت میں تھا جب وہ اپنی بڑی بہن کے جنازے کے ساتھ چل رہا تھا، اور کتنی اداسی نے اسے گھیر لیا جب وہ "بلقیس" کو دفنا رہا تھا، اس کی اپنی خاص شہرزاد، عراق کی سب سے بلند کھجور۔ اور وہ کس قدر درد میں تھا جب اس نے اپنے بیٹے "توفیق" کو دفن کیا۔

تین محبوب افراد اسے زندگی کے مختلف مراحل میں چھوڑ گئے، اس کے باوجود اس کی مسحور کن نظموں سے یاسمین کی خوشبو آتی رہی، جو آپ کو محبت کی چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے آغاز میں چرانے کی دعوت دیتی ہیں۔ وہ یہ کیسے کرتا تھا؟

نزار قبانی

نزار قبانی اپنی کتاب

"قصتی مع الشعر"

میں اس راز کو فاش کرتے ہیں جو محبت کو ان کی زندگی کا عنوان بنا دیتا ہے، باوجود ہر دکھ اور آنسو کے

"میں ایک ایسی خاندان سے ہوں جو عشق کو اپنا پیشہ بنائے ہوئے ہے۔ محبت ہمارے بچوں کے ساتھ پیدا ہوتی ہے جیسے سیب میں مٹھاس پیدا ہوتی ہے۔ میرے دادا ایسے ہی تھے۔ اور ہمارے خاندان کی تاریخ میں ایک عشق کی وجہ سے شہادت کا ایک واقعہ ہے۔ وہ شہید میری بڑی بہن (وصال) تھی، جس نے انتہائی سادگی اور بے مثال شاعری کے ساتھ اپنی جان لی، کیونکہ وہ اپنے محبوب سے شادی نہ کر سکی۔ میری بہن کی وہ تصویر جو محبت کے لیے مر گئی، میرے وجود میں نقش ہے۔ اپنی موت کے وقت وہ رابعہ العدویہ سے زیادہ خوبصورت اور مصری ملکہ قلوپطرہ سے زیادہ شاندار تھی۔ جب میں پندرہ سال کا تھا اور اس کے جنازے میں شریک تھا، محبت میرے ساتھ جنازے میں چل رہی تھی، میرے بازو کو تھامے ہوئے تھی اور رو رہی تھی۔
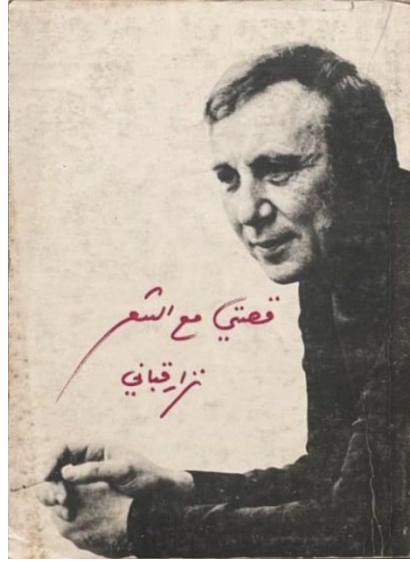
كتاب قصتي مع الشعر

محبت کی عظیم داستان

نزار قبانی کی زندگی میں جو دکھ اور تکالیف آئیں، وہی اس عظیم محبت کی داستان کی بنیاد بنیں جو آج بھی نسلیں ان کی شاعری کی صورت میں جی رہی ہیں۔ اسی طرح، بلقیس کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر بلقیس الراوی نہ ہوتیں، تو ہم بہت کچھ کھو چکے ہوتے، اور محبت کی بہت سی محبوبائیں ہمارے ہاتھوں سے نکل جاتیں۔ اگر کوئی "عورت" ہے جو جدید محبت کی تاریخ میں لازوال رہنے کی مستحق ہے، اور محبت کی ایک لازوال دیومالائی شخصیت ہے، تو وہ "بلقیس الراوی" ہیں۔ وہ عورت جو خالص خوشبو سے بنی ہوئی تھی، وہ عورت جس نے اپنی صندل، یاسمین اور سنگترے کی خوشبو سے شاعرِ نساء نزار قبانی کو اپنے زیر کر لیا۔

1962 کی گرمیوں میں، نزار قبانی بغداد میں اپنی نظمیں سنا رہے تھے، اور حسینائیں انہیں دیکھ رہی تھیں، لیکن ایک عظیم اور منفرد عورت کی خوشبو نے نزار کے ذہن پر قبضہ جما لیا۔ وہ شاعری کا تخیل، راتوں کی نیندیں، اور ان کی نظمیں جو آنکھوں، ہونٹوں، بالوں، گردن، ناک، گالوں اور سینے کی تلاش میں تھیں، اب ایک حقیقت بن چکی تھیں۔ وہ اب اس تخیل کو چھو سکتے تھے اور خوابوں اور حقیقت کو پکڑ سکتے تھے۔

نزار قبانی اور بلقیس الراوی کی ایک یادگار تصویر

بلقیس: عورتوں کے شاعر کی سحر زدہ محبوبہ

بلقیس.. ساحرة شاعر النساء

نزار قبانی نے شعری محفل کا اختتام کیا، اور ہجوم ان کے گرد جمع ہو گیا۔ سبھی ان سے رومانوی آٹو گراف لینے کے لیے بے تاب تھے۔ ایک دیوانی مداح نے ان سے کہا کہ وہ اس کی پیٹھ پر اپنا نام لکھ دیں! سب ہنسنے لگے، جبکہ دور کھڑی ایک لمبی قامت عراقی لڑکی، **بلقیس الراوی**، اپنے شاعر کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔ نزار نے اپنی شاعرانہ حساسیت کے ساتھ ایک گہری سانس لی، اور اپنی آنکھیں اٹھا کر اس کی خوبصورتی کو دیکھا۔ بلقیس مسکرائی، نزار اس کی طرف دوڑا اور وہ ہنسنے لگی۔ دونوں نے باتیں کیں، اور پھر اچانک لائٹس بند ہو گئیں اور سب لوگ جا چکے تھے۔

اچانک انہیں احساس ہوا کہ وہ دونوں اکیلے ہیں، بغیر کسی شور و ہجوم کے۔ بلقیس شرما گئی، اور دونوں نے ایک دوسرے کو الوداع کہا۔ بلقیس کی خوشبو نزار کو پوری رات اپنی گرفت میں رکھتی رہی۔

اور یوں نزار قبانی محبت میں گرفتار ہو گیا! اسے خود یقین نہیں آ رہا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا لمحہ تھا کہ اسے وہ لڑکی مل گئی تھی جو اس کے تخیل میں ہمیشہ سے موجود تھی۔ مگر باقی حسیناؤں کا کیا؟ کیا شاعری ختم ہو گئی اور اب شادی کا وقت آ چکا؟ نزار کو کچھ معلوم نہیں تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ بلقیس سے محبت کرتا ہے، اور اسے آج رات یا زیادہ سے زیادہ کل تک اسے شادی کی پیشکش کرنی ہو گی۔

عظیم ڈراما

عظیم ڈراما نے اس سادہ منظر نامے کو مسترد کر دیا، کیونکہ وہ ایک معزز سفارتکار تھا، لیکن ساتھ ہی وہ " سینوں اور رانوں کا شاعر " تھا، فحش اور کھلے ڈلے بیانیے کا شاعر! "بلقیس" کا تعلق جس قدامت پسند خاندان "الراوی" سے تھا، وہ ایک ایسے بے حیا شوہر کو کبھی قبول نہیں کر سکتے تھے، جسے اس کی شاعری کے الفاظ ہر جگہ پیچھا کرتے ہوں! نزار کی محبت بھری نظمیں اُس کے لیے جرم بن گئیں اور قبیلے کی ضد میں مزید اضافہ کر گئیں۔ "يا داهية دقي" جیسا کہ کہا جاتا ہے، محبت بھڑک چکا تھا اور عظیم شاعر ایک بڑی جنگ کے دہانے پر کھڑا تھا تاکہ وہ اپنی محبوبہ کو جیت سکے۔ تو نزار نے قبیلے کو قائل کرنے کے لیے کیا کیا؟ اور کیسے اس نے وزراء اور سرکاری اہلکاروں کی فوج جمع کی تاکہ یہ مشکل کام مکمل ہو؟

اور وہ (نزار) بلقیس کے عشق میں دیوانہ ہو گیا، حالانکہ وہ ہمیشہ عورتوں کو فریفتہ کرتا رہا تھا، لیکن اس کا دل کسی عورت نے کبھی نہیں چھوا تھا، سوائے بلقیس کے، جس نے ملکہ سبا سے اپنے نام کا جلال، جسم کی شان، اور تخیل کی بادشاہی لی تھی۔ معزز سفارتکار نے فیصلہ کیا کہ وہ بلقیس سے شادی کی پیشکش کرے گا، لیکن عظیم ڈرامانے اس سادہ کہانی کو مسترد کر دیا۔ "الراوی" خاندان، جس سے بلقیس کا تعلق تھا، نے نزار کے ساتھ اس کی شادی کی مخالفت کی، اور اس خیال کو رد کر دیا کہ ان کے خاندان کی کوئی بیٹی "شاعرِ النھود والأفخاذ" (شاعر حسن و شہوت) سے منسلک ہو۔

اور

'یا داھیہ دقّی'

جیسا کہ کہا جاتا ہے، محبت بھڑک اٹھی اور عظیم شاعر ایک ایسی جنگ کے دہانے پر پہنچ گیا جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ قبیلے کی ضد کے سامنے شکست خوردہ اور دل شکستہ لوٹا! یہ شکست اس کی نظموں اور اس کی مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی شہرت سے کہیں زیادہ بڑی تھی۔ وہ، جو محبت اور خوشی کا شاعر تھا، گہرے ڈپریشن کا شکار ہو گیا اور دباؤ سے فرار حاصل کرنے کے لیے اسپین کا رخ کیا۔ وہاں، اندلس کی راتوں کی خوشبو، قرطبہ کی خواتین، اور تاریخی راتوں کی مہک کے ساتھ، بلقیس ایک محبت کی دیومالائی داستان میں بدل گئی۔ محبت ایک حقیقی تجربے کی صورت میں بھڑک اٹھی، جس میں عظیم شاعر مکمل طور پر ڈوبا اور اسے جیا۔

اسی سادہ جملے

بريد القبيلة كان مراقبا

[اس کا مطلب یہ ہے کہ بلقیس اور نزار کے درمیان خط و کتابت قبیلے کی سخت نگرانی میں تھی]

میں نزار قبانی نے اپنی المیہ زندگی کا خلاصہ کیا۔ وہ ہر رات جدائی کے درد اور تخیل کی لذت میں مبتلا رہتا، اور اس دوران اس نے اپنی بہترین نظمیں تخلیق کیں۔ اس دور میں لکھی گئی نظموں میں "الرسم بالکلمات" (لفظوں سے تصویریں بنانا) کا مجموعہ اس بات کا گواہ ہے کہ بلقیس کی موجودگی کا احساس، حتیٰ کہ اس کی غیر موجودگی میں بھی، نزار کی شاعری میں رچا بسا ہوا تھا۔

بلقیس کی دوری نے نزار کی شاعری کو نئی گہرائی اور جذبات سے بھر دیا، جس نے اس کے تخلیقی سفر کو مزید نکھار دیا۔

حبك ينمو وحده

كما الزهور تزهر

كما بقلب الخوخ.. يجري السكر

حبك.. كالهواء يا حبيبتى

تیری محبت خود بخود پروان چڑھتی ہے

جیسے پھول کھلتے ہیں

جیسے آڑو کے دل میں مٹھاس بہتی ہے

تیری محبت، اے میری محبوبہ، ہوا کی مانند ہے

اور نظمیں بھڑک اٹھیں

بلقیس نزار کی زندگی میں رچ بس گئی، اور اس کے ساتھ ہی نزار کی شاعری میں بھی شدت آگئی۔ دوستوں کو اس کی محبت کی مہم کا المیہ معلوم ہوا، جب کہ وہ پہلے اسے ایک معمولی کہانی سمجھتے تھے جو جلد گزر جائے گی۔ لیکن صبحیں گزرتی رہیں، اور محبت اپنی جگہ قائم رہی، نہ صرف قائم رہی بلکہ مزید بڑھتی اور مضبوط ہوتی چلی گئی۔

یہ محبت وقت کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی گئی، اور نزار کی شاعری اس کے اظہار کا ذریعہ بنی، جس میں اس کا درد، جذبات، اور بلقیس کی یادیں ہمیشہ موجود رہیں۔

اگر کوئی دن گزر جائے اور میں یاد نہ کر پاؤں

"کہ تمہیں کہوں: "تمہاری صبح میٹھی ہو

اور میں جیسے کوئی چھوٹا بچہ

کاپی کے صفحے پر عجیب و غریب باتیں لکھنے لگوں

تو میری حیرت اور خاموشی سے پریشان نہ ہونا

اور یہ نہ سمجھنا کہ کچھ بدل گیا ہے

کیونکہ جب میں "محبت "کا اظہار نہیں کرتا

تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ میں تم سے اور زیادہ محبت کرتا ہوں۔

خطوط کا سلسلہ دونوں کے درمیان جاری رہا، یہاں تک کہ وہ شام آگئی جب نزار کو بغداد میں شاعری پڑھنے کی دعوت ملی۔ یہ شاعر کا نصیب تھا اور ان محبت کرنے والوں کا مقدر تھا جو برسوں بعد اس محبت کی دیومالائی داستان پڑھیں گے۔ نزار بغداد آیا، اور اس وقت بلقیس ہی عراق تھی، اور وہی اس کی نظم تھی۔ بلقیس نزار کے لیے صرف ایک محبوب نہیں بلکہ ایک علامت بن چکی تھی، عراق کی روح اور اس کی شاعری کی روح، جو نزار کی زندگی اور تخیل میں ہمیشہ زندہ رہی۔

سلام اے عراق، میں تمہارے لیے گانے آیا ہوں

اور گانے کا کچھ حصہ رونا بھی ہے

میرے دل کے اندر غم نے سب کچھ کھا لیا

!اور جو بچا تھا، اسے عورتوں نے بانٹ لیا

سرکاری وفد

بغداد میں ایک ہلچل مچ گئی، اور اس کے مرد و خواتین شاعرِ بیچارہ کے ساتھ ہمدردی کرنے لگے، جس کی رومانوی کہانی گھروں اور قہوہ خانوں میں موضوعِ گفتگو بن چکی تھی۔ سیاسی شخصیات نے محبت کی اس آگ کو بجھانے اور معاملے کو حل کرنے کے لیے مداخلت کی۔ اس وقت کے وزیرِ نوجوانان، شفیق الکمالی، نے بعث پارٹی کے ایک وفد کی تشکیل کی تجویز دی تاکہ وہ "الراوی" خاندان کے گھر جا کر بلقیس کا ہاتھ مانگیں۔ یہ منظر ایک عربی مصالحتی مجلس کی طرح تھا، جہاں محبت اور قبیلے کے درمیان صلح ہو رہی ہو۔ سخت دل نرم پڑ گئے اور محبت و سرکاری مذاکرات کامیاب ہو گئے۔ نزار نے اس عورت سے شادی کر لی جس کے لیے اور جس کے بارے میں اس نے لکھا اور جسے اپنی نظموں میں ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔ بلقیس، جس نے نزار کے عورتوں، سردیوں، اور محبت کے جنون کو برداشت کیا، آخر کار اپنے سینے کو اس کے لیے کھولا، جیسے ایک بچہ جو آخر کار تسلیم کر کے اپنی ماں کی بانہوں میں سو جاتا ہے، مکمل ہتھیار ڈالنے کا اعتراف کرتے ہوئے۔

أشهد أن لا امرأة - أتقنت اللعبة إلا أنتِ

واحتملت حماقتي - عشرة أعوام كما احتملتِ

أشهد أن لا امرأة - قد جعلت طفولتي

تمتد خمسين عاما .. إلا أنتِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عورت

محبت کا کھیل تم جیسا نہیں کھیل سکی

اور جس نے میری حماقتوں کو

دس سالوں تک ایسے برداشت کیا جیسے تم نے کیا

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عورت

نہیں جس نے میری بچپن کو

پچاس سال تک بڑھا دیا، سوائے تمہارے۔

اور جیسے کہ یونانی دیومالائی کہانیوں میں ہوتا ہے، یہ کہانی بھی جلد ہی ایک المناک اور دل دہلا دینے والے انجام کو پہنچی جب موت نے بلقیس کو اچانک چھین لیا! ایک لمحے میں، دنیا بلقیس کے بغیر ہو گئی، اور شاعرِ عاشق کے دل میں غم اور غصے کا لاوا پھٹ پڑا۔ دنیا کی سب سے خوبصورت ملکہ عربی تنازعات کی نذر ہو گئی۔ بلقیس اس وقت بیروت میں تھیں جب خانہ جنگی عروج پر تھی، اور 15 دسمبر 1981 کو عراقی سفارت خانے میں ایک عظیم دھماکا ہوا جس میں بلقیس ملبے تلے دب گئیں۔

نزار قبانی کا دل غم سے چور ہو گیا، اور اس کے درد و دکھ سے بھری نظمیں خون کی مانند بہنے لگیں۔ بلقیس کی موت نے نزار کی شاعری میں غم اور المیے کی گہری چھاپ چھوڑی، اور اس نے اپنی محبوبہ کے لیے اپنی دردناک یادیں اور جذبات نظمیں بن کر دنیا کے سامنے پیش کیں۔

اشرف عبدالشافی خبر نگار اور صحافی ہیں جو که "الاہرام" ادارے سے وابستہ ہیں، آپ کی تخلیقات میں مختلف ادبی اور صحافتی کتب شامل ہیں جیسے ناول "ودع هواك"، "أصابع حبيبتي"، "توأم الشعلة"، اور مختصر کہانیوں کا مجموعہ "منظر جانبی"۔ اس کے علاوہ، آپ کی کتابوں میں "المثقفون وكرة القدم"، "صلاة الجمعة"، "البغاء الصحفى"، "فودكا"، "يا جميل يا اللى هنا"، اور "أن تحب فى العشرين"

شامل ہیں۔ ان کا یہ مضمون دو قسطوں میں ویب سائٹ شہر زاد پر شایع ہوا ۔ اس مضمون کا ترجمہ محمد عامر حسینی نے کیا جوکہ پاکستان کے شہر ملتان میں انگریزی اخبار ڈیلی مرر لاہور کے بیورو ہیڈ ہیں اور وہ مترجم و مصنف ہیں ۔

میں اپنی اس کاوش کو "ھما" کے نام کرتا ہوں جنھوں نے مجھے نزار قبانی کے اس قصیدے سے روشناس کرایا تھا

اردو ترجمہ

محمد عامر حسینی

قصيدة بلقيس

شاعر: نزار قبانی

مترجم: محمد عامر حسینی

شکریہ آپ کا۔۔

شکریہ آپ کا۔۔

میری محبوبہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔۔اور اب تمہارا حق بنتا ہے

کہ تم اس کی قبر پر ایک جام پیو

میری نظم کو بھی قتل کر دیا گیا۔۔

کیا زمین پر کوئی ایسی قوم ہے۔۔

سوائے ہماری۔۔جو نظم کو قتل کرتی ہو؟

بلقیس۔۔

بابل کی تاریخ میں سب سے خوبصورت ملکہ تھی

بلقیس۔۔

عراق کی سرزمین پر سب سے لمبی کھجور کا درخت تھی

جب وہ چلتی۔۔

تو مور اس کے ساتھ ہوتے۔۔

اور ہرن اس کے پیچھے چلتے۔۔

بلقیس۔۔اے میرے درد۔۔

اور اے نظم کا درد جب اسے انگلیاں چھوتی ہیں

کیا تمہاری زلفوں کے بعد

گندم کی بالیاں بڑھیں گی؟

اے سبزہ زار نینویٰ۔۔

اے میری سنہری خانہ بدوش۔۔

اے دجلہ کی لہروں۔۔

جو بہار میں اپنی ٹانگوں پر

سب سے خوبصورت پائل پہنتی ہو

انہوں نے تمہیں قتل کر دیا، اے بلقیس۔۔

کون سی عرب قوم ہے۔۔

جو بلبلوں کی آوازوں کو قتل کرتی ہے؟

سموئیل کہاں ہے؟

اور مہلہل؟

اور اولین قائدین کہاں ہیں؟

قبائل نے قبائل کو کھا لیا۔۔

لومڑوں نے لومڑوں کو قتل کر دیا۔۔

مکڑیوں نے مکڑیوں کو قتل کر دیا۔۔

قسم ہے تمہاری ان آنکھوں کی۔۔

جن میں لاکھوں ستارے سماتے ہیں۔۔

میں کہوں گا، اے میرے چاند، عربوں کے بارے میں عجائبات

تو کیا بہادری ایک عربی جھوٹ ہے؟

یا تاریخ بھی ہماری طرح جھوٹا ہے؟

بلقیس۔۔

مجھ سے دور مت ہو جاؤ

کیونکہ تمہارے بعد

ساحلوں پر سورج چمکتا نہیں

میں تحقیق میں کہوں گا:

کہ چور نے جنگجو کا لباس پہن لیا ہے

اور میں تحقیق میں کہوں گا:

کہ باصلاحیت رہنما ٹھیکیدار بن گیا ہے

اور میں کہوں گا:

کہ ایٹمی قوت کا قصہ سب سے احمقانہ مذاق ہے

ہم قبائل میں ایک قبیلہ ہیں

یہی تاریخ ہے۔۔ اے بلقیس۔۔

انسان کیسے فرق کر سکتا ہے

باغات اور کوڑے کے ڈھیروں میں

بلقیس

اے شہیدہ۔۔ اے نظم۔۔

اور اے پاک صاف مطہرہ۔۔

سبا اپنی ملکہ کو ڈھونڈ رہا ہے

تو عوام کو سلام پیش کرو۔۔

اے عظیم ترین ملکہ۔۔

اے وہ عورت جو سومری ادوار کی تمام عظمتوں کی علامت ہے

بلقیس۔۔

اے میری سب سے پیاری چڑیا۔۔

اور اے میری سب سے قیمتی علامت

اور اے آنسو جو مریم کے گال پر بکھر گیا

کیا میں نے تمہارے ساتھ ظلم کیا جب

کسی دن تمہیں اعظمیہ کے کناروں سے لے گئی

بیروت۔۔ ہر روز ہم میں سے ایک کو قتل کرتی ہے۔۔

اور ہر روز ایک نئی قربانی کی تلاش میں رہتی ہے

اور موت ۔۔ ہماری کافی کے کپ میں ہے ۔۔

ہماری چابی میں ہے ۔۔

ہماری بالکونی کے پھولوں میں ہے ۔۔

اور اخبار کے صفحات میں ۔۔

اور حروف تہجی میں ۔۔

ہم، اے بلقیس ۔۔

ایک بار پھر دورِ جاہلیت میں داخل ہو رہے ہیں ۔۔

ہم وحشت، پسماندگی، بدصورتی، اور ذلت میں داخل ہو رہے ہیں ۔۔

ہم ایک بار پھر بربریت کے عہد میں داخل ہو رہے ہیں ۔۔

جہاں لکھنا ایک سفر ہے

گولیوں کے درمیان

جہاں ایک تتلی کا اپنے کھیت میں قتل

ایک مسئلہ بن چکا ہے
کیا تم میری محبوبہ بلقیس کو جانتے ہو؟
وہ ان کے لئے سب سے اہم چیز تھی
جو محبت کی کتابوں میں لکھی گئی
وہ ایک شاندار امتزاج تھی
مخمل اور سنگ مرمر کا
اس کی آنکھوں میں بنفشہ
سوتی بھی تھی اور جاگتی بھی
بلقیس۔۔
اے وہ خوشبو جو میری یادوں میں بسی ہوئی ہے۔۔
اور اے وہ قبر جو بادلوں میں سفر کرتا ہے
انھوں نے تمھیں بیروت میں قتل کیا، جیسے کسی ہرنی کو

اس کے بعد۔۔ انہوں نے الفاظ کو بھی قتل کر دیا

بلقیس۔۔

یہ ایک مرثیہ نہیں ہے

لیکن۔۔

عربوں پر سلام ہو

بلقیس۔۔

ہم مشتاق ہیں، مشتاق ہیں، مشتاق ہیں۔۔

اور چھوٹا سا گھر۔۔

اپنی خوشبوؤں میں بسی ہوئی شہزادی کے بارے میں سوال کرتا ہے

ہم خبریں سنتے ہیں۔۔ اور خبریں مبہم ہیں

اور ہمارے تجسس کو تسکین نہیں دیتیں۔۔

بلقیس۔۔

ہم مشتاق ہیں، مشتاق ہیں، مشتاق ہیں۔۔

اور چھوٹا سا گھر۔۔

اپنی خوشبوؤں میں بسی ہوئی شہزادی کے بارے میں سوال کرتا ہے

ہم خبریں سنتے ہیں۔۔ اور خبریں مبہم ہیں

اور ہمارے تجسس کو تسکین نہیں دیتیں۔۔

بلقیس۔۔

ہم ہڈیوں تک ذبح ہو چکے ہیں۔۔

اور بچوں کو نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے۔۔

اور مجھے نہیں معلوم کہ میں کیا کہوں؟

کیا تم چند لمحوں بعد دروازہ کھٹکھٹاؤ گی؟

کیا تم اپنا سردیوں کا کوٹ اتارو گی؟

کیا تم مسکراتے ہوئے آؤ گی۔۔

اور تر و تازہ۔۔

اور کھیتوں کے پھولوں کی طرح چمکتی ہوئی؟

بلقیس۔۔

تمہارے سبز پودے۔۔

اب بھی دیواروں پر اداس کھڑے ہیں۔۔

اور تمہارا چہرہ ابھی تک۔۔

آئینوں اور پردوں کے درمیان گردش کر رہا ہے

یہاں تک کہ وہ سگریٹ جو تم نے جلائی تھی

اب تک بجھی نہیں۔۔

اور اس کا دھواں

اب بھی سفر کرنے سے انکار کر رہا ہے۔۔

بلقیس۔۔

ہماری گہرائیوں تک گھائل ہیں۔۔
اور آنکھوں میں حیرانی بسی ہوئی ہے

بلقیس۔۔

تم نے میرے دن کیسے چھین لیے۔۔اور میرے خواب۔۔

اور باغات اور موسموں کو کیسے ختم کر دیا؟

اے میری بیوی۔۔

میری محبوبہ۔۔ میری نظم۔۔اور میری آنکھوں کی روشنی۔۔

تم میرا خوبصورت پرندہ تھیں۔۔

تو پھر تم مجھ سے کیسے چھپ گئیں، اے بلقیس؟

بلقیس۔۔

یہ عراقی خوشبودار چائے کا وقت ہے۔۔

جو پرانی شراب کی طرح پرانی اور خوشبودار ہے

تو کون ہے جو پیالیاں تقسیم کرے گا، اے زرافہ؟

اور کون ہے جو فرات کو ہمارے گھر لایا۔۔

اور دجلہ اور رصافہ کے پھول؟

بلقیس۔۔

غم مجھے چھلنی کر رہا ہے۔۔

اور بیروت، جس نے تمہیں قتل کیا، اپنی جرم سے بے خبر ہے

اور بیروت، جو تم سے محبت کرتی تھی۔۔

یہ نہیں جانتی کہ اس نے اپنی محبوبہ کو قتل کیا۔۔

اور چاند کو بجھا دیا

بلقیس۔۔

اے بلقیس۔۔

اے بلقیس۔۔

ہر بادل تمہارے لیے آنسو بہاتا ہے۔۔

تو دیکھو کون میرے لیے روئے گا؟

بلقیس۔۔

تم خاموشی سے کیسے چلی گئیں

اور اپنے ہاتھ میرے ہاتھوں پر کیوں نہیں رکھے؟

بلقیس۔۔

تم نے ہمیں ہوا میں کیسے چھوڑ دیا۔۔

ہم پتے کی طرح کانپتے ہیں

اور ہمیں ہم تینوں کو کیسے کھو دیا

بارش کے نیچے ایک پر کی طرح؟

کیا تم نے کبھی میرے بارے میں سوچا؟

اور میں وہ ہوں جسے تمہاری محبت کی ضرورت ہے، جیسے زینب یا عمر کو

بلقیس۔۔

اے خرافاتی خزانہ۔۔

اور اے عراقی نیزہ۔۔

اور بانس کا جنگل

اے وہ جو ستاروں کو بلند کر کے چیلنج کرتی تھی۔۔

تم یہ تمام عظمت کہاں سے لائیں؟

بلقیس۔۔

اے دوست۔۔ اور ساتھی۔۔

اور اے نازک گُل اقحوان کی طرح

بیروت ہمارے لیے تنگ ہوگئی۔۔ سمندر تنگ ہوگیا۔۔

جگہ ہمارے لیے تنگ ہوگئی

بلقیس: تم وہ نہیں ہو جو دوبارہ آسکے۔۔

کیونکہ بلقیس جیسی دو نہیں ہوتی

بلقیس۔۔

ہماری تعلقات کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات مجھے مار دیتی ہیں۔۔

اور لمحے اور سیکنڈ مجھے کوڑے لگاتے ہیں

ہر چھوٹی سی پن کا ایک قصہ ہے

اور تمہارے ہر ہار کی دو کہانیاں

یہاں تک کہ تمہاری سنہری بالوں کی کلپیں۔۔

مجھے اپنی روایتی محبت کی بارش میں ڈبو دیتی ہیں

اور عراقی خوبصورت آواز۔۔

پردوں پر چڑھتی ہے۔۔

کرسیوں پر۔۔

اور برتنوں پر۔۔

اور تم آئینوں سے نکلتی ہو۔۔

تم انگوٹھیوں سے نکلتی ہو۔۔

تم نظم سے نکلتی ہو۔۔

شمعوں سے۔۔

جاموں سے۔۔

ارغوانی شراب سے

بلقیس۔۔

اے بلقیس۔۔اے بلقیس۔۔

اگر تم جانتی کہ جگہ کا درد کیا ہے

ہر کونے میں تم چڑیا کی طرح محوِ پرواز ہو۔۔

اور بلسان کے جنگل کی طرح خوشبو بکھیر رہی ہو

وہاں۔۔ تم سگریٹ پیتی تھیں

وہاں۔۔ تم پڑھتی تھیں

وہاں۔۔ تم کھجور کے درخت کی طرح اپنے بال سنوارتی تھیں

اور مہمانوں کے سامنے ایسے آتی تھیں

جیسے یمنی تلوار

بلقیس۔۔

کہاں ہے "گیرلان" کی بوتل؟

اور نیلی لائٹر کہاں ہے؟

کہاں ہے وہ "کینٹ" سگریٹ جو

کبھی تمہارے لبوں سے جدا نہیں ہوتی تھی؟

کہاں ہے "ہاشمی" گاتے ہوئے

اس جشن کے جسم پر؟

کنگھی اپنے ماضی کو یاد کرتی ہے۔۔

اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں

کیا کنگھی بھی اپنی محبت کی تڑپ میں مبتلا ہے؟

بلقیس: یہ مشکل ہے کہ میں اپنے خون سے الگ ہو جاؤں۔۔

اور میں آگ کے شعلوں اور دھوئیں کی زبانوں کے درمیان گھرا ہوا ہوں

بلقیس: اے شہزادی

تم ایک قبیلے کی جنگ میں جل رہی ہو

اور دوسرے قبیلے کی

میں اپنی ملکہ کے جانے پر کیا لکھوں؟

کلام میری رسوائی ہے

ہم لاشوں کے ڈھیروں میں

ایک ستارے کی تلاش میں ہیں جو ٹوٹ کر گر گیا۔۔

اور ایک جسم کی جو آئینوں کی طرح بکھر گیا

اے میری محبوب، ہم یہ سوال کرتے ہیں

کیا یہ تمہاری قبر ہے

یا یہ عربیت کی قبر ہے؟

بلقیس:

اے وہ صفصاف کا درخت جس نے اپنی زلفیں میرے اوپر بچھا دی تھیں

اور اے زرافہ، جو غرور کا مجسمہ ہے

بلقیس:

ہمارا عربی نصیب یہ ہے کہ ہمیں عرب قتل کرتے ہیں

ہمارے گوشت کو عرب کھاتے ہیں

ہمارے پیٹ کو عرب چاک کرتے ہیں

اور ہماری قبریں عرب کھولتے ہیں

تو ہم اس نصیب سے کیسے فرار حاصل کریں؟

کیونکہ عربی خنجر فرق نہیں کرتا

مردوں کی گردنوں اور عورتوں کی گردنوں کے درمیان

بلقیس:

اگر انہوں نے تمہیں دھماکے سے اڑا دیا

تو ہمارے لیے

ہر جنازہ کربلا میں شروع ہوتا ہے

اور کربلا میں ہی ختم ہوتا ہے

میں آج کے بعد تاریخ نہیں پڑھوں گا

کیونکہ میری انگلیاں جل چکی ہیں

اور میرے لباس خون سے ڈھکے ہوئے ہیں

ہم اپنے پتھر کے زمانے میں داخل ہو رہے ہیں

ہم ہر دن ایک ہزار سال پیچھے جا رہے ہیں

بیروت کا سمندر

تمہاری آنکھوں کے جانے کے بعد استعفیٰ دے چکا ہے

اور شعر

اپنی نظم کے بارے میں پوچھ رہا ہے

جس کے الفاظ ابھی مکمل نہیں ہوئے

اور کوئی بھی سوال کا جواب نہیں دیتا

غم، اے بلقیس،

میری روح کو نچوڑ رہا ہے جیسے سنگترہ

اب مجھے الفاظ کی تنگی کا پتہ ہے

مجھے زبان کی بے بسی کا احساس ہے

اور میں، جو خطوط لکھنے کا موجد تھا

اب نہیں جانتا کہ خط کیسے شروع کروں

خنجر میرے پہلو کے گوشت میں گھس رہا ہے

اور عبارت کے پہلو میں بھی

ساری تہذیب، تم ہو، بلقیس، اور عورت ہی تہذیب ہے

بلقیس: تم میری سب سے بڑی خوشخبری ہو

تو پھر کس نے اس خوشخبری کو چرا لیا؟

تم لکھائی ہو، اس سے پہلے کہ لکھائی وجود میں آئی

تم جزیرہ ہو اور تم ہی منارہ ہو

بلقیس:

اے میرے چاند، جسے پتھروں کے درمیان دفن کر دیا گیا

اب پردہ اٹھ رہا ہے

اب پردہ اٹھ رہا ہے

میں تحقیقات میں کہوں گا

کہ میں ناموں کو جانتا ہوں، چیزوں کو جانتا ہوں، قیدیوں کو جانتا ہوں

شہیدوں، غریبوں اور مظلوموں کو جانتا ہوں

اور میں کہوں گا کہ میں جانتا ہوں وہ جلاد جو میری بیوی کا قاتل ہے

اور تمام مخبروں کے چہرے

اور میں کہوں گا: ہماری پاکدامنی فحاشی ہے

اور ہماری تقویٰ گندگی ہے

اور میں کہوں گا: ہماری جدوجہد جھوٹ ہے

اور کوئی فرق نہیں

!!سیاست اور فحاشی کے درمیان

میں تحقیقات میں کہوں گا

کہ میں قاتلوں کو جانتا ہوں

اور میں کہوں گا

کہ ہمارا عربی زمانہ یاسمین کے قتل میں مہارت رکھتا ہے

اور ہر نبی کے قتل میں

اور ہر پیغمبر کے قتل میں

یہاں تک کہ سبز آنکھوں کو بھی

عرب کھا جاتے ہیں

یہاں تک کہ زلفیں، انگوٹھیاں

کنگن، آئینے، اور کھلونے

یہاں تک کہ ستارے بھی میرے وطن سے ڈرتے ہیں
اور میں نہیں جانتا کہ کیوں
یہاں تک کہ پرندے بھی میرے وطن سے بھاگتے ہیں
اور میں نہیں جانتا کہ کیوں
یہاں تک کہ سیارے، کشتیاں، اور بادل
یہاں تک کہ کاپیاں اور کتابیں
اور تمام خوبصورتی کی چیزیں
سب کی سب عربوں کے خلاف ہیں
جب تمہارا نوری جسم بکھر گیا تھا

اے بلقیس،
اے قیمتی موتی
میں نے سوچا: کیا عورتوں کا قتل ایک عربی شوق ہے

یاہم اصل میں جرم کے ماہر ہیں؟

بلقیس۔۔

اے میری خوبصورت گھوڑی، میں

اپنے سارے ماضی سے شرمندہ ہوں

یہ وہ سرزمین ہے جہاں گھوڑوں کو قتل کیا جاتا ہے

یہ وہ سرزمین ہے جہاں گھوڑوں کو قتل کیا جاتا ہے

جس دن تمہیں ذبح کیا گیا تھا

اے بلقیس

اے سب سے خوبصورت وطن

یہاں انسان کو نہیں معلوم کہ اس وطن میں کیسے جیا جائے

یہاں انسان کو نہیں معلوم کہ اس وطن میں کیسے مرا جائے

اب بھی میں اپنے خون سے

سب سے زیادہ قیمت ادا کر رہا ہوں
تاکہ دنیا کو خوشی ملے، لیکن آسمان
نے چاہا کہ میں اکیلا رہوں
جیسے سردیوں کے پتے
کیا شاعر درد کے رحم سے پیدا ہوتے ہیں؟
اور کیا نظم ایک ایسی چوٹ ہے
جس کا کوئی علاج نہیں؟
یا یہ میں اکیلا ہوں
جس کی آنکھیں رونے کی تاریخ کو سمیٹ لیتی ہیں؟
میں تحقیقات میں کہوں گا:
کیسے میری ہرنی ابولہب کی تلوار سے ماری گئی
خلیج سے لے کر بحر اوقیانوس تک

تمام چور

تباہ کرتے ہیں، جلاتے ہیں

لوٹتے ہیں، رشوت لیتے ہیں

اور عورتوں پر حملہ کرتے ہیں

جیسا کہ ابولہب چاہتا ہے

تمام کتے ملازم ہیں

کھاتے ہیں

اور شراب پیتے ہیں

ابولہب کے خرچے پر

زمین پر کوئی گیہوں کا دانہ

ابولہب کی مرضی کے بغیر نہیں اگتا

ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا

مگر اس کی ماں نے ایک دن
ابولہب کے بستر کی زیارت کی ہو
کوئی قید خانہ نہیں کھلتا
ابولہب کی مرضی کے بغیر
کوئی سر نہیں کٹتا
ابولہب کے حکم کے بغیر
میں تحقیقات میں کہوں گا
کہ کیسے میری شہزادی کو بے حرمتی کا نشانہ بنایا گیا
اور کیسے انہوں نے اس کی نیلی آنکھوں کی فیروزہ بانٹ لی
اور اس کی شادی کی انگوٹھی
اور میں کہوں گا کہ انہوں نے اس کے اس شعر کو کیسے بانٹ لیا
جو سونے کی نہروں کی طرح بہتا ہے

میں تحقیقات میں کہوں گا

کہ کیسے انہوں نے اس کے قرآن شریف کی آیات پر حملہ کیا

اور اس میں آگ لگادی

میں کہوں گا کہ کیسے انہوں نے اس کا خون نچوڑ لیا

اور کیسے انہوں نے اس کے منہ پر قبضہ کیا

انہوں نے نہ کوئی گلاب چھوڑا

اور نہ انگور

کیا بلقیس کی موت

عربوں کی پوری تاریخ میں واحد فتح ہے؟

بلقیس۔۔

اے میری محبوبہ، جو مجھے سرشار کر دیتی ہے

جھوٹے نبی

بیٹھے ہوئے ہیں

اور قوموں پر سوار ہیں

اور کوئی پیغام نہیں ہے

کاش وہ ہمیں فلسطین کی اداس زمین سے

ایک ستارہ

یا ایک سنگترہ لے آتے

کاش وہ ہمیں غزہ کے ساحلوں سے

ایک چھوٹا سا پتھر

یا ایک سیپی لا دیتے

کاش انہوں نے پچیس سال میں

ایک زیتون کا درخت آزاد کرایا ہوتا

یا ایک لیموں کا درخت واپس لایا ہوتا

اور تاریخ کے داغ کو مٹا دیا ہوتا

تو میں تمہارے قاتلوں کا شکر گزار ہوتا، اے بلقیس

اے میری محبوبہ، جو مجھے سرشار کر دیتی ہے

لیکن انہوں نے فلسطین کو چھوڑ دیا

اور ایک ہرنی کو قتل کرنے چلے گئے!!

شعرا اس زمانے میں کیا کہیں، اے بلقیس؟

شعرا اس دور میں کیا کہیں؟

جبکہ زمانہ قوم پرستی، مجوسیت

اور بزدلی کا ہے

اور عربی دنیا

کچلی ہوئی، دبی ہوئی

اور زبان کاٹی ہوئی ہے

ہم ایک اعلیٰ درجے کا جرم ہیں

تو پھر "العقد الفرید" اور "الاغانی" کیا ہیں؟

انہوں نے تمہیں میرے ہاتھوں سے چھین لیا، اے محبوبہ

انہوں نے میری زبان سے نظم کو چھین لیا

انہوں نے لکھنا، پڑھنا

بچپن، اور تمناؤں کو چھین لیا

بلقیس، اے بلقیس

اے وہ آنسو جو وائلن کی پلکوں پر ٹپکتا ہے

انہوں نے تمہارے قاتلوں کو محبت کے راز سکھائے

لیکن وہ دوڑ ختم ہونے سے پہلے

میرے گھوڑے کو قتل کر چکے تھے

بلقیس:

میں تم سے معافی مانگتا ہوں، شاید

تمہاری زندگی میری زندگی کا فدیہ تھی

میں جانتا ہوں اچھی طرح

کہ جنہوں نے قتل میں حصہ لیا، ان کا مقصد

میری باتوں کو قتل کرنا تھا!!!

اللہ کی حفاظت میں سو جاؤ، اے خوبصورت

کیونکہ تمہارے بعد شعر ناممکن ہے

اور نسائیت ناممکن ہے

نسلوں کی نسلیں

تمہاری لمبی زلفوں کے بارے میں سوال کرتی رہیں گی

اور عشاق کی نسلیں

تمہارے بارے میں پڑھیں گی، اے عظیم معلمہ

اور ایک دن عرب جان جائیں گے

کہ انہوں نے ایک رسول کو قتل کردیا

انہوں نے ایک رسول کو قتل کردیا

قتل کردیا

ق..ت..ل..و..ا

ا..ل..ر..س..و..ل..ة

شكراً لكم..

شكراً لكم..

فحبيبتي قتلت.. وصار بوسعكم

أن تشربوا كأساً على قبر الشهيده

وقصيدتي اغتيلت..

وهل من أمـةٍ في الأرض..

إلا نحن تغتال القصيدة؟

بلقيس...

كانت أجمل الملكات في تاريخ بابل

بلقيس..

كانت أطول النخلات في أرض العراق

كانت إذا تمشي..

ترافقها طواويسٌ..

وتتبعها أيائل..

بلقيس.. يا وجعي..

ويا وجع القصيدة حين تلمسها الأنامل

هل يا ترى..

من بعد شعرك سوف ترتفع السنابل؟

يا نينوى الخضراء..

يا غجريتي الشقراء..

ياأمواج دجلة..

تلبس في الربيع بساقها

أحلى الخلاخل..

قتلوك يا بلقيس..

أية أمةٍ عربيةٍ..

تلك التي

تغتال أصوات البلابل؟

أين السموأل؟

والمهلهل؟

والغطاريف الأوائل؟

فقبائلٌ أكلت قبائل..

وثعالبٌ قتلت ثعالب..

وعناكبٌ قتلت عناكب..

قسماً بعينيك اللتين إليهما..

تأوي ملايين الكواكب..

سأقول، يا قمري، عن العرب العجائب

فهل البطولة كذبةٌ عربيةٌ؟

أم مثلنا التاريخ كاذب؟..

بلقيس

لا تتغيبي عني

فإن الشمس بعدك

لا تضيء على السواحل..

سأقول في التحقيق:

إن اللص أصبح يرتدي ثوب المقاتل

وأقول في التحقيق:

إن القائد الموهوب أصبح كالمقاول..

وأقول:

إن حكاية الإشعاع، أسخف نكتةٍ قيلت..

فنحن قبيلةٌ بين القبائل

هذا هو التاريخ.. يا بلقيس..

كيف يفرق الإنسان..

ما بين الحدائق والمزابل

بلقيس..

أيتها الشهيدة..والقصيدة..

والمطهرة النقية..

سبأُ تفتش عن مليكتها

فردي للجماهير التحية..

ياأعظم الملكات..

ياامرأةً تجسد كل أمجاد العصور السومرية

بلقيس..

يا عصفورتي الأحلى..

ويا أيقونتي الأغلى

ويا دمعاً تناثر فوق خد المجدلية

أترى ظلمتك إذ نقلتك

ذات يومٍ.. من ضفاف الأعظمية

بيروت.. تقتل كل يومٍ واحداً منا..

وتبحث كل يومٍ عن ضحية

والموت.. في فنجان قهوتنا..

وفي مفتاح شقتنا..

وفي أزهار شرفتنا..

وفي ورق الجرائد..

والحروف الأبجدية...

ها نحن.. يا بلقيس..

ندخل مرةً أخرى لعصر الجاهلية..

ها نحن ندخل في التوحش..

والتخلف.. والبشاعة.. والوضاعة..

ندخل مرةً أخرى.. عصور البربرية..

حيث الكتابة رحلةٌ

بين الشظية.. والشظية

حيث اغتيال فراشةٍ في حقلها..

صار القضية..

هل تعرفون حبيبتي بلقيس؟

فهي أهم ما كتبوه في كتب الغرام

كانت مزيجاً رائعاً

بين القطيفة والرخام..

كان البنفسج بين عينيها

ينام ولا ينام..

بلقيس..

يا عطراً بذاكرتي..

ويا قبراً يسافر في الغمام..

قتلوك، في بيروت، مثل أي غزالةٍ

من بعدما.. قتلوا الكلام..

بلقيس..

ليست هذه مرثيةً

لكن..

على العرب السلام

بلقيس..

مشتاقون..مشتاقون..مشتاقون..

والبيت الصغير..

يسائل عن أميرته المعطرة الذيول

نصغي إلى الأخبار.. والأخبار غامضةٌ

ولا تروي فضول..

بلقيس..

مذبوحون حتى العظم..

والأولاد لا يدرون ما يجري..

ولا أدري أنا.. ماذا أقول؟

هل تقرعين الباب بعد دقائقٍ؟

هل تخلعين المعطف الشتوي؟

هل تأتين باسمةً..

وناضرةً..

ومشرقةً كأزهار الحقول؟

بلقيس..

إن زروعك الخضراء..

مازالت على الحيطان باكيةً..

ووجهك لم يزل متنقلاً..

بين المرايا والستائر

حتى سجارتك التي أشعلتها

لم تنطفئ..

ودخانها

مازال يرفض أن يسافر

بلقيس..

مطعونون.. مطعونون في الأعماق..

والأحداق يسكنها الذهول

بلقيس..

كيف أخذت أيامي..وأحلامي..

وألغيت الحدائق والفصول..

يا زوجتي..

وحبيبتي..وقصيدتي..وضياء عيني..

قد كنت عصفوري الجميل..

فكيف هربت يا بلقيس مني؟..

بلقيس..

هذا موعد الشاي العراقي المعطر..

والمعتق كالسلافة..

فمن الذي سيوزع الأقداح..أيتها الزرافة؟

ومن الذي نقل الفرات لبيتنا..

وورود دجلة والرصافة؟

بلقيس..

إن الحزن يثقبني..

وبيروت التي قتلتك..لاتدري جريمتها

وبيروت التي عشقتك..

تجهل أنها قتلت عشيقتها..

وأطفأت القمر..

بلقيس..

يا بلقيس..

يا بلقيس

كل غمامةٍ تبكي عليك..

فمن ترى يبكي عليا..

بلقيس..كيف رحلت صامتةً

ولم تضعي يديك.. على يديا؟

بلقيس..

كيف تركتنا في الريح..

نرجف مثل أوراق الشجر؟

وتركتنا نحن الثلاثة ضائعين

كريشةٍ تحت المطر..

أتراك ما فكرت بي؟

وأنا الذي يحتاج حبك.. مثل (زينب) أو (عمر)

بلقيس..

ياكنزاً خرافياً..

ويارمحاً عراقياً..

وغابة خيزران..

يامن تحديت النجوم ترفعاً..

من أين جئت بكل هذا العنفوان؟

بلقيس..

أيتها الصديقة.. والرفيقة..

والرقيقة مثل زهرة أقحوان..

ضاقت بنا بيروت.. ضاق البحر..

ضاق بنا المكان..

بلقيس: ما أنت التي تتكررين..

فما لبلقيس اثنتان..

بلقيس..

تذبحني التفاصيل الصغيرة في علاقتنا..

وتجلدني الدقائق والثواني..

فلكل دبوسٍ صغيرٍ.. قصةٌ

ولكل عقدٍ من عقودك قصتان

حتى ملاقط شعرك الذهبي..

تغمرني، كعادتها، بأمطار الحنان

ويعرش الصوت العراقي الجميل..

على الستائر..

والمقاعد..

والأواني..

ومن المرايا تطلعين..

من الخواتم تطلعين..

من القصيدة تطلعين..

من الشموع..

من الكؤوس..

من النبيذ الأرجواني..

بلقيس..

يا بلقيس.. يا بلقيس..

لو تدرين ما وجع المكان..

في كل ركنٍ.. أنت حائمةٌ كعصفورٍ..

وعابقةٌ كغابة بيلسان..

فهناك.. كنت تدخنين..

هناك.. كنت تطالعين..

هناك.. كنت كنخلةٍ تتمشطين..

وتدخلين على الضيوف..

كأنك السيف اليماني..

بلقيس..

أين زجاجة (الغيرلان)؟

والولاعة الزرقاء..

أين سجارة الـ(الكنت) التي

ما فارقت شفتيك؟

أين (الهاشمي) مغنياً..

فوق القوام المهرجان..

تتذكر الأمشاط ماضيها..

فيكرج دمعها..

هل يا ترى الأمشاط من أشواقها أيضاً تعاني؟

بلقيس: صعبٌ أن أهاجر من دمي..

وأنا المحاصر بين ألسنة اللهيب..

وبين ألسنة الدخان...

بلقيس: أيتها الأميرة

ها أنت تحترقين.. في حرب العشيرة والعشيرة

ماذا سأكتب عن رحيل مليكتي؟

إن الكلام فضيحتي..

ها نحن نبحث بين أكوام الضحايا..

عن نجمةٍ سقطت..

وعن جسدٍ تناثر كالمرايا..

ها نحن نسأل يا حبيبة..

إن كان هذا القبر قبرك أنت

أم قبر العروبة..

بلقيس:

ياصفصافةً أرخت ضفائرها علي..

ويا زرافة كبرياء

بلقيس:

إن قضاءنا العربي أن يغتالنا عربٌ..

ويأكل لحمنا عربٌ..

ويبقر بطننا عربٌ..

ويفتح قبرنا عربٌ..

فكيف نفر من هذا القضاء؟

فالخنجر العربي.. ليس يقيم فرقاً

بين أعناق الرجال..

وبين أعناق النساء..

بلقيس:

إن هم فجروك.. فعندنا

كل الجنائز تبتدي في كربلاء..

وتنتهي في كربلاء..

لن أقرأ التاريخ بعد اليوم

إن أصابعي اشتعلت..

وأثوابي تغطيها الدماء..

ها نحن ندخل عصرنا الحجري

نرجع كل يومٍ، ألف عامٍ للوراء...

البحر في بيروت..

بعد رحيل عينيك استقال..

والشعر.. يسأل عن قصيدته

التي لم تكتمل كلماتها..

ولاأحدٌ..يجيب على السؤال

الحزن يا بلقيس..

يعصر مهجتي كالبرتقالة..

الآن..أعرف مأزق الكلمات

أعرف ورطة اللغة المحالة..

وأنا الذي اخترع الرسائل..

لست أدري..كيف أبتدئ الرسالة..

السيف يدخل لحم خاصرتي

وخاصرة العبارة..

كل الحضارة، أنت يا بلقيس، والأنثى حضارة..

بلقيس: أنت بشارتي الكبرى..

فمن سرق البشارة؟

أنت الكتابة قبلما كانت كتابة..

أنت الجزيرة والمنارة..

بلقيس:

يا قمري الذي طمروه ما بين الحجارة..

الآن ترتفع الستارة..

الآن ترتفع الستارة..

سأقول في التحقيق..

إني أعرف الأسماء..والأشياء..والسجناء..

والشهداء..والفقراء..والمستضعفين..

وأقول إني أعرف السياف قاتل زوجتي..

ووجوه كل المخبرين..

وأقول: إن عفافنا عهرٌ..

وتقوانا قذارة..

وأقول: إن نضالنا كذبٌ

وأن لا فرق..

ما بين السياسة والدعارة!!

سأقول في التحقيق:

إني قد عرفت القاتلين

وأقول:

إن زماننا العربي مختصٌّ بذبح الياسمين

وبقتل كل الأنبياء..

وقتل كل المرسلين..

حتى العيون الخضر..

يأكلها العرب

حتى الضفائر..والخواتم

والأساور..والمرايا..واللعب..

حتى النجوم تخاف من وطني..

ولا أدري السبب..

حتىالطيورتفرمنوطني..

ولاأدريالسبب..

حتىالكواكب..والمراكب..والسحب

حتىالدفاتر..والكتب..

وجميعأشياءالجمال..

جميعها..ضدالعرب..

لماتناثرجسمكالضوئي

يابلقيس،

لؤلؤةً كريمة

فكرت: هل قتل النساء هوايةٌ عربيةٌ

أم أننا في الأصل، محترفو جريمة؟

بلقيس..

يا فرسي الجميلة.. إنني

من كل تاريخي خجول

هذي بلادٌ يقتلون بها الخيول..

هذي بلادٌ يقتلون بها الخيول..

من يوم أن نحروك..

يا بلقيس..

يا أحلى وطن..

لا يعرف الإنسان كيف يعيش في هذا الوطن..

لا يعرف الإنسان كيف يموت في هذا الوطن..

ما زلت أدفع من دمي..

أعلى جزاء..

كي أسعد الدنيا..ولكن السماء

شاءت بأن أبقى وحيداً..

مثل أوراق الشتاء

هل يولد الشعراء من رحم الشقاء؟

وهل القصيدة طعنةٌ

في القلب.. ليس لها شفاء؟

أم أنني وحدي الذي

عيناه تختصران تاريخ البكاء؟

سأقول في التحقيق:

كيف غزالتي ماتت بسيف أبي لهب

كل اللصوص من الخليج إلى المحيط..

يدمرون..ويحرقون..

وينهبون..ويرتشون..

ويعتدون على النساء..

كما يريد أبو لهب..

كل الكلاب موظفون..

ويأكلون..

ويسكرون..

على حساب أبي لهب..

لا قمحةٌ في الأرض..

تنبت دون رأي أبي لهب

لا طفل يولد عندنا

إلا وزارت أمه يوماً..

فراش أبي لهب!!...

لا سجن يفتح..

دون رأي أبي لهب..

لا رأس يقطع

دون أمر أبي لهب..

سأقول في التحقيق:

كيف أميرتي اغتصبت

وكيف تقاسموا فيروز عينيها

وخاتم عرسها..

وأقول كيف تقاسموا الشعر الذي

يجري كأنهار الذهب..

سأقول في التحقيق:

كيف سطوا على آيات مصحفها الشريف

وأضرموا فيه اللهب..

سأقول كيف استنزفوا دمها..

وكيف استملكوا فمها..

فما تركوا به ورداً..ولا تركوا عنب

هل موت بلقيسٍ...

هوالنصرالوحيد

بكلتاريخ العرب؟؟...

بلقيس..

يامعشوقتي حتى الثمالة..

الأنبياءالكاذبون..

يقرفصون..

ويركبون على الشعوب

ولارسالة..

لو أنهم حملوا إلينا..

من فلسطين الحزينة..

نجمةً..

أو برتقالة..

لو أنهم حملوا إلينا..

من شواطئ غزةٍ

حجراً صغيراً

أو محارة..

لو أنهم من ربع قرنٍ حرروا..

زيتونةً..

أو أرجعوا ليمونةً

ومحوا عن التاريخ عاره

لشكرت من قتلوك.. يا بلقيس..

يا معشوقتي حتى الثمالة..

لكنهم تركوا فلسطيناً

ليغتالوا غزالة!!....

ماذايقول الشعر، يابلقيس..

في هذا الزمان؟

ماذايقول الشعر؟

في العصر الشعوبي..

المجوسي..

الجبان

والعالم العربي

مسحوقٌ..ومقموعٌ..

ومقطوع اللسان..

نحن الجريمة في تفوقها

فما (العقد الفريد) وما (الأغاني)؟؟

أخذوك أيتها الحبيبة من يدي..

أخذوا القصيدة من فمي..

أخذوا الكتابة.. والقراءة..

والطفولة.. والأماني

بلقيس.. يا بلقيس..

يا دمعاً ينقط فوق أهداب الكمان..

علمت من قتلوك أسرار الهوى

لكنهم.. قبل انتهاء الشوط

قد قتلوا حصاني

بلقيس:

أسألك السماح، فربما

كانت حياتك فديةً لحياتي..

إني لأعرف جيداً..

أن الذين تورطوا في القتل، كان مرادهم

أن يقتلوا كلماتي!!!

نامي بحفظ الله.. أيتها الجميلة

فالشعر بعدك مستحيلٌ..

والأنوثة مستحيلة

ستظل أجيالٌ من الأطفال..

تسأل عن ضفائرك الطويلة..

وتظل أجيالٌ من العشاق

تقرأ عنك..أيتها المعلمة الأصيلة...

وسيعرف الأعراب يوماً..

أنهم قتلوا الرسولة..

قتلوا الرسولة..

ق..ت..ل..و..ا

ال..ر..س..و..ل..ة